نوائے بیکس
خاک پائے رسول ﷺ
سیدہ جمیلہ خاتون بیکس
چاندپوری

نوائے بیکس

(مجموعہ حمد و نعت و مناقب)

از

سیّدہ جمیلہ خاتون بیکسؔ چاندپوری

نام کتاب: ”نوائے بیکس“
نام شاعرہ: سیّدہ جمیلہ خاتون بیکس، چاندپوری
کمپیوٹر کمپوزنگ: صابری کمپیوٹرس اینڈ پرنٹرس
پیروالی گلی، غوث نگر، سہارنپور
مطبع:
طبع: بارِ اوّل ۲۰۰۴ء
تعداد: ایک ہزار
قیمت:

ملنے کا پتہ:
الحاج حکیم سیّد محمد احمد قادری
بانی وناظم جامعہ غوثیہ رضویہ
پیروالی گلی، غوث نگر، سہارنپور
فون نمبر: ۰۱۳۲_۲۶۱۲۲۹۲

انتساب

میں اپنی اس کوشش ''نوائے بیکسؔ'' کو اس ذاتِ جمیع صفات کے نام منسوب کرتی ہوں جو باعثِ کن فکاں، فخرِ کائنات، ہادی اعظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جن کو خالق کائنات نے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ جن پر وہ اور اس کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں اور مومنوں کو اُن پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

سیّدہ جمیلہ خاتون بیکسؔ

چاندپوری

تعارف

مسیحِ زماں، طبیبِ حاذق الحاج حکیم سیّد محمد احمد صاحب چشتی صابری، قادری، نقشبندی، سہروردی، خلیفۂ مجاز قدوۃ الصّالحین، زبدۃ العارفین سیّد المحدثین علّامہ الحاج سیّد محمد خلیل کاظمی المتخلص خاکی امروہوی قدس سرہٗ العزیز، بانی و مہتمم صابری جامع مسجد و جامعہ غوثیہ رضویہ سہارنپور، اولیاء کرام و صوفیائے عظام کی دعوت و تبلیغِ اسلام کے سلسلہ کو جاری و ساری رکھنے میں ہمہ وقت تن من دھن سے کوشاں رہتے ہیں۔ کیونکہ اولیاء کرام کا پہنچایا ہوا دین ہی دینِ خالص ہے۔

اس مقصد کے لئے آپ نے سب سے پہلے سہارنپور میں اہلِ سنّت کی ایک مسجد کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کو پورا کرنے کے لئے جامع مسجد صابری اور جامعہ غوثیہ رضویہ کی بنیاد ڈالی اور زرِ کثیر صرف کر کے نہایت وسیع، شاندار سہ منزلہ مسجد جو اپنی نظیر آپ ہے، پندرہ سال میں مکمل کرائی۔

قطعہ تاریخ تکمیل صابری جامع مسجد، غوث نگر، سہارنپور

از نتیجۂ فکر:۔ سیّد مرغوب امین کاظمی امروہوی

بانی و ناظم والحاج محمد احمد
عشقِ احمد میں فنا اہلِ رضا پاک ضمیر

خاص خوشنودیٔ حق کیلیے آمادہ ہوئے
اہلِ سنّت کی یہاں پر کریں مسجد تعمیر

صابری جامعہٗ مسجد کا دیا اس کو نام
رنگِ خاکی مئے صابر سے گندھا اس کا خمیر

صرف دل کھول کے پاکیزہ زرِ مال کیا
بن گئی مسجدِ سہ منزلہ آپ اپنی نظیر

نصرتِ حق سے مکمل ہوا مسجد کا یہ کام
پندرہ سال میں جاندار ہوئی یہ تصویر

حُسن میں کیوں نہو یہ دلکش و زیبا جبکہ
بارشِ نور مدینہ سے کریں ماہِ منیر ﷺ

اے خدایابانیٔ مسجد کی یہ محنت ہو قبول
خلد میں کردے عطا اس کے صلہ میں جاگیر

فکر تکمیل کی تاریخ کی تھی کاظم کو
ہاتفِ غیب نے اک دم کہا کردے تحریر

"سجدہ گاہِ ملک و جن وبشر، خطّۂ خلد"

۲۰۰۳ء

"صابری جامعِ مسجد کی مقدس تنویر"

۱۴۲۴ھ

مسجد اور مدرسہ کو آباد کیا۔ آپ ہر جمعرات کی شب میں محفل میلاد پاک اور ہر ایک قمری مہینے کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں شریف کا انعقاد نہایت اہتمام سے کرتے ہیں اس کے علاوہ مقررہ تاریخوں میں یادگار شہیدِ اعظم، عید میلاد النبی ﷺ۔ جشنِ غوث پاک جشنِ غریب نواز۔ امام جعفر صادق علیہ السلام اور عرس مبارک حسّان العصر، حضرت علّامہ خا کی امروہوی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مناتے ہیں۔ ان تمام تقریبات میں جیّد علما کرام کی تقاریر اور نعتیہ و منقبتی مشاعروں کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ تاکہ عوام سچے دین کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ''نوائے بیکسؔ'' کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

الحاج سیّدہ جمیلہ خاتون بیکسؔ چاندپوری حکیم صاحب موصوف کی والدہ محترمہ ہیں۔ بزرگانِ دین سے غایت درجہ کی محبت وعقیدت رکھتی ہیں۔ جب ان کے یہ جذباتِ عقیدت اور نشۂ محبتِ اولیاء کرام کیف و سرور کی حدوں کو پار کر جاتے ہیں تو شعر و نغمہ کی شکل میں ابھرنے لگتے ہیں۔ اسی لئے ان میں بلا کی تاثیر اور دلوں کو موہ لینے والی قوت تسخیر ہے۔

''نوائے بیکسؔ'' حمد و نعت اور مناقبِ پنج تن پاک و اولیاء کرام کا مختصر سا مجموعہ ہے۔ لیکن اہلِ دل کیلئے سکونِ قلب کا عظیم سامان۔

کلام پر ایک طائرانہ نظر

شاعری عطیۂ الٰہی ہے، کسبی نہیں۔ اس کا تعلق براہ راست دلی جذبات واحساسات سے ہے۔ فن سے نہیں۔ دل سے جو بات نکلتی ہے وہ اپنے اندر بے پناہ قوتِ تسخیر اور تاثیر رکھتی ہے۔ اس لئے وہ شاعری جو جذباتِ قلبی اور احساسات دلی کا اظہار ہو اس میں بلا کی تاثیر ہوتی ہے اور جو شاعری کسبی ہوتی ہے اور محض فن کے مظاہرہ کی خاطر وجود میں لائی جاتی ہے اس میں ظاہری چمک دمک خواں کتنی ہی کیوں نہ ہو دلوں کو مسحور کرنے والی قوت سے محروم ہوتی ہے۔

محترمہ بیکس صاحبہ نے جو کچھ کہا ہے دلی جذبات اور احساسات کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے کہا ہے۔ آپ فن کی خاطر جذبات اور احساسات کا گلا گھونٹنا پسند نہیں کرتیں۔ یہی سبب ہے کہ آپ کا کلام سراسر ذوقی اور وجدانی ہے۔ اس میں بے ساختگی اور جذباتی ہیجان ہے۔ جس نے آپ کے شعروں میں ایسا زور واثر پیدا کر دیا ہے کہ ان کے پڑھنے والوں پر ایک خود فراموشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور ان میں اللہ، اس کے رسول، اہل بیت اطہار اور اولیاء کرام کے عشق و محبت کی ایک نئی تازہ روح دوڑنے لگتی ہے۔

جشن غریب نواز۔ امام جعفر صادق علیہ السلام اور عرس مبارک حسان العصر
،حضرت علامہ خاکی امروہوی نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مناتے ہیں۔
ان تمام تقریبات میں چند علماء اکرام کی تقاریر اور نعتیہ و منقبتی مشاعروں کا
اہتمام بھی کرتے ہیں۔ تا کہ عوام سچے دین کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا
ہوں۔ ''نوائے بیکسؔ'' کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

الحاج سیّدہ جمیلہ خاتون بیکسؔ چاندپوری حکیم صاحب موصوف کی
والدہ محترمہ ہیں۔ بزرگانِ دین سے غایت درجہ کی محبت وعقیدت رکھتی
ہیں۔ جب ان کے یہ جذباتِ عقیدت اور نشۂ محبت اولیاء کرام کیف وسرور
کی حدوں کو پار کرتے ہیں تو شعر ونغمہ کی شکل میں ابھرنے لگتے ہیں۔ اسی
لئے ان میں بلا کی تاثیر اور دلوں کو موہ لینے والی قوتِ تسخیر ہے۔

''نوائے بیکسؔ'' حمد ونعت اور مناقبِ پنج تن پاک و اولیاء کرام
کا مختصر سا مجموعہ ہے۔ لیکن اہل دل کیلئے سکون قلب کا عظیم ساماں۔

حمد باری تعالیٰ

اے ربِّ پاک ہم کو تیرا ہی ہے سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
اپنے نبی کو تو نے مشعل بنا کے بھیجا
جس کی ضیاء سے ہم نے یا ربّ تجھے پکارا
آتے نہ گر محمدؐ کچھ بھی یہاں نہ ہوتا
اُن کے سبب ہوئی ہے ہر چیز آشکارا
بُلبل کا یہ ترانہ قمری کا چہچہانا
ہے ذکر اُن کے لب پر تیرا ہی آشکارا
ہر صبح کو پرندے کرتے ہیں یاد تیری
ہر اک شجر حجر نے مولیٰ تجھے پکارا
کشتیٔ نوح تو نے طوفان سے نکالی
نورِ محمدیؐ تھا بس نوحؑ کا سہارا
صدقے میں مصطفیٰ کے دونوں جہاں بنائے
کیا آسماں زمیں کیا، کیا چاند اور تارا
آنسو بہائے آدم نے تین سو برس تک
آکر ملی معافی جب مصطفیٰ پکارا
سب ابنیاء و مرسل تیرے ہیں زیرِ فرماں
جنّت ہو یا جہنم سب پر ترا اجارا
بندی نہیں ہے لائق تیری ثنا کی مولیٰ
نا چیز ہے یہ عاجز اور تو خدا ہمارا

بیکس پہ اپنی کردے ایسا کرم تو مولا
صدقے میں مصطفیٰ کے ملے غوث کا سہارا

کشتیِ نوح تو نے طوفاں سے نکالی
نورِ محمدیؐ تھا بس نوحؑ کا سہارا

صدقے میں مصطفےٰ کے دونوں جہاں بنائے
کیا آسماں زمیں کیا، کیا چاند اور تارا

آنسو بہائے آدم نے تین سو برس تک
آخر ملی معافی جب مصطفےٰ پکارا

سب انبیاء و مرسل تیرے ہیں زیرِ فرماں
جنّت ہو یا جہنم سب پر ترا اجارا

بندی نہیں ہے لائق تیری ثنا کی مولیٰ
نا چیز ہے یہ عاجز اور تو خدا ہمارا

بیکس پہ اپنی کردے ایسا کرم تو مولا
صدقے میں مصطفےٰ کے ملے غوث کا سہارا

نعتِ پاک

دکھا دو خواب میں جلوہ پیارا یارسول اللہ
خدا کے نور کا کرلوں نظارا یا رسول اللہ
زباں پر آپ کا ہو نام پیارا یا رسول اللہ
تم ہی ہو دین و دنیا کا سہارا یا رسول اللہ
تمہارا نام نامی عرش اعظم پر لکھا حق نے
ہے حوروں کی جبیں پر نام پیارا یا رسول اللہ
وہ شیریں نام ہے تیرا کہ لب خود چوم لیتے ہیں
محمد نام ہے کیا پیارا پیارا یا رسول اللہ
ویسِ قرن تم کو جذبۂ الفت مبارک ہو
چرانا بکریاں اور لب پہ نعرہ یا رسول اللہ
ضعیفہ والدہ کی خدمتِ اقدس میں رہتے تھے
تمہاری یاد میں دل تھا دوپارہ یا رسول اللہ
الٰہی اُن کی خاکِ پا کا اک ذرّہ عطا کردے
چمک جائے مری قسمت کا تارہ یا رسول اللہ
مجھے شیطان کے شر سے بچا لینا مرے آقا
ہر اک شہ پر تمہارا ہے اجارہ یا رسول اللہ
مری اولاد در اولاد پر شاہا کرم کرنا
بنے رحمت تری ان کا سہارا یا رسول اللہ

ہے بیکس اعظمی کی التجا اے رحمتِ عالم
پڑھوں وقتِ نزع کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

ہم بہائم سے کہیں زیادہ بڑے تھے لیکن
کر دیا آپ نے انسان رسولِ عربی

ہم کو ایمان دیا اپنی حفاظت میں لیا
اور بنایا ہے مسلمان رسولِ عربی

ہم سے توصیف بیاں کیا ہو تری پیارے رسول
مدح خواں ہے ترا قرآن رسولِ عربی

اللہ اللہ جہاں بھی ہو کہیں ذکرِ لطیف
اس جگہ ہوتے ہیں مہمان رسولِ عربی

سارے ذکروں میں شہا ذکر ہے تیرا افضل
کیونکہ ذاکر ترا رحمان رسولِ عربی

میں گنہگار، سیہ کار ہوں اور مجرم بھی
آپ ہیں شافعِ عصیان رسولِ عربی

تیرا ہی فیض ہے سب آلِ خلیلی کے لیئے
اک سہارا ترا ہر آن رسولِ عربی

تیری بیکس ہے شہا مفتیٔ اعظم کی کنیز
ہو نہ محشر میں پریشان رسولِ عربی

نعتِ پاک

آئے آئے وہ مہربان رسولِ عربی
جن کا شیدا ہوا رحمٰن رسولِ عربی

حق نے مزّمل و طٰہٰ سے کیا تجھ کو خطاب
سورہ یٰسین ہے تری شان رسولِ عربی

آرزو جن کی کیا کرتے تھے موسیٰؑ عیسیٰؑ
مل گئے ہم کو وہ سلطان رسولِ عربی

انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رُتبہ پایا
آئے جس شان سے ذیشان رسولِ عربی

آگ فارس کی بجھی کنگرے کسریٰ کے گرے
واہ کیا دبدبہ کیا شان رسولِ عربی

نعتِ پاک

اے شفاعت کے علم دار مدینے والے
میرے آقا مرے سرکار مدینے والے

کھل گیا حشر کا بازار مدینے والے
لائے جاتے ہیں گنہگار مدینے والے

ہوں گناہوں میں گرفتار مدینے والے
لاج رکھنا مری سرکار مدینے والے

آپ کے صدقہ میں ایمان کی دولت پائی
جان نچھاور، مرا گھر بار مدینے والے

آ گیا دین کی صورت ہیں لٹیروں کا ہجوم
لُٹ نہ جائے یہ گنہگار مدینے والے

میں بُری ہوں مرے آقا مگر اچھوں کے طفیل
سُرخُرو ہوں سرِ بازار مدینے والے

اپنے قدموں میں سیاہ بخت کو بھی بُلوالو
میں رہوں حاضرِ دربار مدینے والے

زادِ راہ کچھ بھی نہیں سر پہ ہے اعمال کا بوجھ
ہے بھروسہ ترا سرکار مدینے والے

صدقہ حسنین کا اور کربلا والوں کا شہا
صدقہ زہرا کا ہو دُربار مدینے والے

آخری وقت میں بیکس پہ کرم کر دینا
ہاں کرادیجئے دیدار مدینے والے

نعتِ پاک

آ گئے میرے مدد گار مدینے والے
میرے آقا میرے سرکار مدینے والے

آپ کی ذاتِ مقدس تو ہے فخرِ عیسیٰؑ
آپ نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

کیا ہی پیارے ترے القاب ہیں اے ختمِ رسل
شاہِ دیں، سیدِّ ابرار مدینے والے

تیری توصیف بیاں کرتا ہے قرآنِ حکیم
تیرا واصف ہوا غفّار مدینے والے

نورِ میلاد سے بصرہ کے نظر آئے اونٹ
ہو گیا دہر پُر انوار مدینے والے

عالمِ قدس سے آئی ہیں جناب حوّا
ساتھ مریم بھی ہیں سرکار مدینے والے

آسیہ، سائرہ اور ہاجرہ بھی حاضر ہیں
حوریں کرنے لگیں دیدار مدینے والے

دست بستہ کھڑے دربار میں جبریلِ امیں
کرتے ہیں شوق کا اظہار مدینے والے

قصرِ کسریٰ کے گرے کنگرے، ساوا سوکھا
نور سے سرد ہوئی نار مدینے والے

چار حرفوں سے ترا نام مزیّن کرکے
حق نے پیدا کئے یہ چار مدینے والے

یہ ہیں صدیقؓ و عمرؓ حضرتِ عثمانؓ غنیؓ
شیرِ یزداں ہوئے کرّار مدینے والے

عیدِ میلاد نبی کی ہے یہ تقریب سعید
جس میں حاضر ہیں سب ابرار مدینے والے

ہے تمنّا کہ ہمیشہ کریں ہم آپؐ کا ذکر
جل مریں آپ کے غدّار مدینے والے

میری اولاد در اولاد رہے قدموں میں
اور رہیں سارے گنہگار مدینے والے

اپنی بیکس پہ کرم وقتِ نزع کردینا
لب پہ ہو آپؐ کا اقرار مدینے والے

نعتِ پاک

یا محمد مصطفیٰ دو جگ کے سرور آپ ہیں
آپ ہیں نورِ خدا نورِ منوّر آپ ہیں

آپؐ ہی کے نور سے ہے دو جہاں میں روشنی
آپؐ ہیں ظلِ خدا نورِ مطہرِ آپ ہیں

آپؐ کا سایہ نہیں اور ہے نہ روضہ پاک کا
کیوں ہو سایہ آپ کا جب نورِ داور آپ ہیں

بخششِ آدم کا باعث آپ ہی کا نام ہے
یہ وسیلہ ہے بڑا، محبوبِ اکبر آپ ہیں

آپؐ ہی کا ہے تصرّف نوح کی کشتی تِری
اس کے کھیوں ہار اے نبیوں کے سرور آپ ہیں

آتشِ نمرود کس کے نور سے گلشنِ بنی
کیوں خلیل اللہ جلتے انکے رہبر آپ ہیں

بے ذبح حضرت ذبیح اللہ کا پایا لقب
وقت ذبحہ جلوہ گر نورِ منوّر آپ ہیں

میں گلِ ناچیز مجھ سے کیا ثنا ہو آپ کی
ہے ثنا خواں ربّ اعلیٰ اس کے دلبر آپ ہیں

ہیں ابو بکر و عمر عثمان و حیدر چار یار
وہ ستارے گردِ ہیں ماہِ منوّر آپ ہیں

بے حیا کیوں کردیا آل ِمطاہر کو شہید
جانتا تھا جبکہ توسطِ پیمبر آپ ہیں

انبیاء اور سب ملائک آپکے ہیں امتی
آپ ہیں سب کے نبی سبکے پیمبر آپ ہیں

کیوں نہوں قسمت پہ نازاں میں ہوں آخر امتی
آپ ہیں قسمت مری میرا مقدر آپ ہیں

کیوں پریشاں حال ہوں جب شافعِ محشر ہیں آپ
یہ عقیدہ ہے مرا، میرے پیمبر آپ ہیں

واسطہ حسنین کا بیکسؔ پہ کر دینا کرم
ساقیٔ کوثر شفیع روز محشر آپ ہیں

نعتِ پاک

مرحبا صد مرحبا صلی علیٰ نور الا ہیں

ہو مسلمانو! مبارک آگیا نورِ مبیں

اس مبارک ماہ کو پوچھو ذرا قرآن سے

کیسی توصیفیں بیانکرتا ہے ربّ العٰلمیں

عیدِ میلاد النبی پر ساری عیدیں ہوں نثار

اس کے صدقہ میں ملی ہے ہم کو عید اے مومنیں

وقتِ پیدائش نہ بھولے اپنی امت کو شہا

شکر انکا چاہیے اے مسلمات و مسلمیں

نور سے ان کے ہوئے بصرہ کے اشتر آشکار

شاہد اس منظر کی ہیں خود والدہ نورالامیں

حوریں حاضر ہیں لئے سب ہاتھ میں کوثر کے جام
دست بستہ مع فرشتوں کے کھڑے روح الامیں

وہ ازل سے ہیں نبی یوں کہتے حبلی امتی
خود خدا شاہد ہے اس کا اور سارے مرسلیں

جاگ اٹھا تیرا مقدر اے حلیمہ سعدیہ
آگئے گودی میں تیری رحمت اللعالمیں

یہ نبی پاک کی محفل ہے، آنا باوضو
اور درود پاک پڑھنا مسلمات و مسلمیں

جب ولادت پاک کا ہو ذکر تو کرنا قیام
ہے یہی قرآن میں فرمانِ ربّ اللعالمیں

کردیا اللہ نے مختارِ کُل محبوب کو
جو نہ مانیں ہیں بلاشک وہ منافق ملحدیں

تو بھی اب بیکسؔ کھڑے ہوکر ادب سے کر سلام
با ادب تعظیم کو ان کی کھڑے روح الامیں

نعتِ پاک

محبوبِ خدا بن کر وہ رشکِ قمر آیا
سوکھا ہوا پودا بھی سر سبز نظر آیا

رحمت سے تری آقا سر سبز دوعالم ہیں
سوکھا ہوا ساوا بھی پانی ہی سے بھر آیا

روتا ہوا آیا تھا ہنستا ہوا جاتا ہے
دربارِ رسالت میں دشمن بھی اگر آیا

بت گر پڑے اوندھے منہ سجدے میں محمدؐ کے
اندھوں کو مگر پھر بھی کچھ بھی نہ نظر آیا

کیوں فیض کا منکر ہے تو شاہِ دو عالم کے
دیکھ ان کے غلاموں مین بھی ان کا اثر آیا

بولھب سے دشمن پر یہ ان کا کرم دیکھو
ہر پیر کے دن پانی پیتا وہ نظر آیا

مختارِ دو عالم سے ایماں کی سند لینے
ہر گوشۂ عالم سے ہر فرد و بشر آیا

آیا تھا جو محفل میں ایمان کی حالت میں
خود بھر کے وہ دامن میں رحمت کے گھر آیا

ذرّہ ہو، کہ قطرہ ہو، دریا ہو، سمندر ہو
عالم کی ہر اک شہہ میں وہ نور اُتر آیا

آتش کدہ گُل، قصرِ کسریٰ کے گرے گنگرے
جس ساعتِ کبریٰ میں وہ خیرِ بشر آیا

کیا وصف کروں تیرا گندی ہے زباں میری
قرآں میں ترا واصف اللہ مگر آیا

ہر وقت ترے در کی سائل میں رہو آقا
صدقے میں نظر مجھ کو یہ غوث کا در آیا

یہ فضل الٰہی ہے بیکسؔ کی نگاہوں
ہر سمت محمدؐ کا جلوہ ہی نظر آیا

نعتِ پاک

مری جان قرباں بنام محمدؐ
مرادین و ایماں پیامِ محمدؐ
خدا بھیجتا ہے درودان پہ ہر دم
فرشتے کریں احترام محمدؐ
خدا کو محمدؐ سے الفت ہے کتنی
ہے کندہ سرِ عرش نامِ محمدؐ
دیا نام یٰسین و طٰہٰ کا ان کو
یہ ہے بیخبر! احترام محمدؐ
انہیں حق نے محبوب اپنا بنا کر
جتایا ہے ہم کو مقامِ محمدؐ
بنایا انہیں حق نے مالک دو جگ کا
دو جگ میں ہے محکم نظامِ محمدؐ

جھکی جن کے سجدے کو محراب کعبہ
کہ وہ جانتی تھی مقامِ محمدؐ

وہ حوروں نے آکرکہ گھر آمنہؓ کے
پڑھا دست بستہ سلامِ محمدؐ

کہا تم کو اے آمنہ ہو مبارک
یہ فرزند عالی مقامِ محمدؐ

مؤدب فرشتے کھڑے صف بصف ہیں
بجا لائیں تا احترامِ محمدؐ

بلاکر انہیں خود سنا کبریا نے
ہے کیا پیارا پیارا کلامِ محمدؐ

نمازیں ہیں معراجِ آقا کا صدقہ
سمجھتے نہیں کیوں مقامِ محمدؐ

بزرگوں نے دی ہے یہ تعلیم ہم کو
کھڑے ہوکے پڑھنا سلامِ محمدؐ

پریشان ہے اس کو آقا سنبھالو
بہت مضمحل ہے غلامِ محمد

خبر لیجئے اپنی بیکس کی آقا
عطا ہو مئے حُبِّ جامِ محمدؐ

نعتِ پاک

تم ہو خالق کے اظہار سرکار محمدؐ سیدّنا
تم ہو نبیوں کے سردار سرکار محمدؐ سیّدنا

تم ہو نورِ پرُ انوار سرکار محمدؐ سیّدنا
تم ہو خالق کے دلدار سرکار محمدؐ سیّدنا

دنیا تھی در ہم بر ہم، تم نے مٹائے ظلم و ستم
تم نے عدل کی لی تلوار سرکار محمدؐ سیّدنا

دریا فیض کا ہے جاری لب پہ دعا پیاری پیاری
راتوں روئے مرے مختار سرکار محمدؐ سیّدنا

دونوں عالم کے ناظم، ربّ کی نعمت کے قاسم
ولیوں کو بھی کیا دُربار سرکار محمدؐ سیّدنا

موسیٰؑ سے خالق نے کہا، جوتے اپنے اتارو یہاں
وادی پاک ہے یہ ہشیار، سرکار محمدؐ سیّدنا

جوتے پہن کے آؤ تو، عزت عرشِ علیٰ کو دو

میرے دلبر اور دلدار سرکار محمدؐ سیّدنا

اسریٰ کی شب رَبّ سے ملے رازِ فاوحیٰ دل پہ کھلے

ابر رحمت ہو دُربار سردار محمدؐ سیّدنا

تم نے دنیا میں آکر، ظلم مٹایا تھا یک سر

اس کا گرم ہے پھر بازار سرکار محمدؐ سیّدنا

ہم میں رہا نہ پاسِ ادب حق حقدار کا مارا غضب

بس تم سے ہے اپنی پکار سرکار محمدؐ سیّدنا

زہرا کے لالوں کے طفیل نازوں کے پالوں کے طفیل

جو ہیں شہیدوں کے سردار سرکار محمدؐ سیّدنا

صادق ہوں صدیقؓ سے ہم، عادل ہوں فاروقؓ سے ہم

حلمِ غنی سے مایہ دار سرکار محمدؐ سیّدنا

چاروں طرف ہیں دشمنِ دیں، دونوں جہاں کے ماہ مبیں

دید و حیدر کی تلوار سرکار محمدؐ سیّدنا

اپنی بیکس کو آقا اپنے قدموں میں لینا

آپ ہیں امّت کے غم خوار سرکار محمدؐ سیّدنا

نعتِ پاک

للہ دکھا دینا وہ جلوۂ جانانا
آنکھوں سے نظر آئے دربار کریمانا

مشتاق نگاہوں سے دربارِ نبی دیکھوں
جاں کردوں نچھاور میں اور دل کروں نذرانہ

ہر پارۂ قرآں میں لکھی ہے صفت تیری
کیا شان ہے محبوبی، اللہ کا فرمانا

محبوب خدا ہے تو اور فخر رسل ہے تو
ہر شے میں تری ضو ہے ہر گل ترا مستانہ

آمد سے تری آقا ہر شہ نے ضیا پائی
کیا نور ترا مولا ہے نورِ رحیمانہ

ولیوں کے وسیلے سے محبوب خدا پایا
صدقہ میں محمدؐ کے اللہ کو پہچانا

اشجار بھی پتھر بھی کرتے تھے تجھے سجدے
اور تجھ کو خذف ہائے بوجہل نے پہچانا

کیا شان لکھوں تیری کیا ہستی بھلا میری
سب نبیوں کے خانوں سے اعلیٰ ہے ترا خانہ

انگشتِ مبارک کے اعجاز ذرا دیکھو
شق چاند کا ہوجانا، سورج کا پلٹ آنا

تھا ایک محاذ ایسا، پانی کا نہ تھا قطرہ
انگشتِ مبارک سے چشموں کا نکل آنا

پندرہ سو مجاہد تھے سیراب کیا سب کو
دنیا بھی اگر پیتی کم ہوتا نہ آب آنا
سفیہ تھے غلام ان کے وہ بھول گئے رستہ
اک شیر کا آکر کے رستے پہ لگا جانا
اپنا سا بشر ان کو کہہ کر نہ بنو کافر
تھا خیر بشر کا یہ انداز شفیقانہ
کیا تجھ میں بھی ان جیسا یہ وصف ہے بتلادے
کیا عرشِ معلٰی پر تیرا بھی ہوا جانا
ہر چپہٗ ارضی پر شیطان نے کئے سجدے
سجدہ نہ کیا آدم کو نور نہ پہچانا
لعنت کا پڑا پٹہ، مردود ہوا ظالم
جب خالقِ عالم کا فرمان نہیں مانا
ابلیس تو عابد تھا، سجدے بھی نہ کام آئے
اس نے مرے آقا کی عظمت کو نہ پہچانا
اے بادِ صبا پیاری جا جانبِ بطحا تو
اک عرض مری خدمت اقدس میں یہ لے جانا
اور جوڑ کے ہاتھوں کو یہ عرض بھی کردینا
کب اس کو بلاؤگے کب بھیجو گے پروانہ
بیماریٔ عصیاں سے گھبرانا نہیں مومن
کھولا ہے مدنیہ میں آقا نے شفاخانہ

بیکس کی خبر لیتا بیکس پہ کرم کرنا
جب وقتِ نزع آئے بالیں پہ چلے آنا

مدینہ منوّرہ

سلام آپ پر تاجدارِ مدینہ
درود آپ پر نو بہارِ مدینہ
خدا کے پیارے خدائی کے آقا
شہنشاہِ عالی تبارِ مدینہ
ہے نام آپ کا زینتِ عرش اعلیٰ
ہیں جنّت کی حوریں نثارِ مدینہ
خدا اور فرشتے، نبی نعت خواں ہیں
مدح خواں ہیں سب کو ہسارِ مدینہ
کہیں آپ کو پیڑ کرتے ہیں سجدے
ہے عالم کی ہر شہ نثارِ مدینہ
ہے مُٹھی میں کیامیری بوجہل بولا
ہوئے کلمہ گو سنگِ خارِ مدینہ

بیاں مجھ سے ہو آپ کی شان کیونکر
شہے دوسرا افتخارِ مدینہ
تحائف درودوں کے لاکر ملائک
سجاتے ہیں شاہا دیارِ مدینہ
ہے ذات آپ کی پاک اور نام اعلیٰ
درود آپ پر شہر یارِ مدینہ
ابوبکرؓ، عثمانؓ، حیدرؓ کرم اللہ وجہہ، عمرؓ ہیں
دھنی قسمتوں کے یہ یارِ مدینہ
صبا مجھ کو لے چل اڑا کر مدینے
میں آنکھوں سے دیکھوں بہارِ مدنیہ
خدا میری مٹّی ٹھکانے لگا دے
بنے جسم میرا غبارِ مدنیہ
بھنور میں پھنسی کشتیِ زیست میری
کنارے لگا غم گسارِ مدینہ
مرا سب گھرانا ہو قربان تم پر
مرا دین و ایماں نثارِ مدنیہ

خبر لیجئے اپنی بیکس کی آقا
دمِ نزع اے تاجدارِ مدینہ

ماہِ ولادتِ پاک

ہو مسلمانو! مبارک ماہ پیارا آگیا
اس مبارک ماہ میں رب کا پیارا آگیا

انبیاء جس کی سناتے آئے تھے خوش خبریاں
مرسلوں کا چاند، نبیوں کا ستارا آگیا

قحط تھا ملک عرب میں خشک سالی تھی بہت
آگیا وہ ابر رحمت کا نظارا آگیا

ڈالیاں سب جھک گئیں ان کی سلامی کے لئے
بلبلوں میں شور تھا دلبر ہمارا آگیا

آپ جب تشریف لائے سجدہ کعبہ نے کیا
ناز تھا اس کو کہ اب میرا سہارا آگیا

قصرِ کسریٰ کے گرے کنگرے بجھی فاری کی آگ
خشک ساوئہ میں بھی اب پانی دوبارا آگیا

حور و غلماں با ادب حاضر سلامی کے لئے
قدسیوں کا بھی پرا کرنے نظارا آگیا

عرض کی ہوتے ہی پیدا رب حبلی اُمّتی
خوش ہوا سارا جہاں ہمت کا تارا آگیا

اس میں کیا شک آپ ہیں روزِ ازل سے ہی نبی
سارے نبیوں کا نبی وہ پیارا پیارا آگیا

انبیاء نے دی بشارت جس کی تجھ کو آمنہؓ
اب وہی آنگن میں تیرے ماہ پارا آگیا
اے حلیمہؓ تیری قسمت پر ہمیں بھی ناز ہے
گود میں تری وہی ربّ کا دلارا آگیا
منکرِ شانِ نبی تو دیکھ اُن کا اختیار
ماہ دوپارہ کیا، سورج دوبارہ آگیا
کس قدر امت سے الفت تھی تمہاری آل کو
کربلا میں سر کٹانے وہ دلارا آگیا
امتّ عاصی کی خاطر جان و مال اولاد کو
سب فدا کرنے وہ بخشش کا سہارا آگیا
وعدۂ عہد طفولیت وفا کرنے حسینؑ
کربلا کی سر زمیں پر آشکارا آگیا
سر کٹایا پر نہ دستِ پاک فاسق کو دیا
دیں بچانے خانداں سارے کا سارا آگیا
میں گلِ ناچیز اور مجھ سے ہو مدحِ اہل بیت
جن کی مدحِ پاک میں قرآن کا پارا آگیا
کیسے سمجھاؤں منافق! تو بھلا سمجھے کا کیا
آنکھ اندھی ہے تری، دل پر اندھیرا آگیا
عید میلاد النبی ﷺ کی شب چراغاں کیجئے
صدقہ میں عیدین اور رمضاں ہمارا آگیا

گرمیٔ محشر کا کیا غم بیکس نوری تجھے
دامنِ رحمت میں لینے حق کا پیارا آگیا

جشنِ میلاد النبی ﷺ

وہ مہینہ آگیا، ہے جشنِ میلاد رسولؐ
منتظر چھوٹا بڑا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

جشن پاک مصطفےٰ ہے مومنو! پڑھنا درود
رحمتِ صد، کبریا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

مومنوں کے گھر چراغاں ہے مسرّت چھائی ہے
سنّتِ ربّ العلیٰ ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

انبیاء اور کُل صحابہ نے کیا ذکرِ رسولؐ
پڑھ کتابوں میں لکھا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

محفلِ میلاد کے منکر، خدا کا خوف کر
سب ولیوں نے کیا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

گازرانی، قسطلانی ابنِ جوزی بوسعید
سب نے ہی جائز لکھا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

دیکھ لے توہفت مسئلہ کو اٹھا کر دیکھ لے
برکتوں والا لکھا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

آؤ سب مل کر منائیں جشنِ میلادِ رسولؐ

مرحبا صد مرحبا ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

انبیاء آآکے دیتے ہیں مبارکبادیاں

ہو مبارک آمنہؓ ہے جشنِ میلاد رسولؐ

فرش سے تا عرش حوروں اور ملائک کا جلوس

دست بستہ ہے کھڑا ہے، جشنِ میلاد رسولؐ

لائی ہیں تشریف حوّا، آسیہ، مریم یہاں

سائرہ خوش ہیں بپا ہے جشنِ میلاد رسولؐ

میں گلِ ناچیز لکھوں گی بھلا کیا نعتِ پاک

اپنا تو یہ مشغلہ ہے جشنِ میلاد رسولؐ

گر سمجھ کر بھی نہ سمجھے اس سے کہنا ہے فضول

کیا مبارک مشغلہ ہے جشنِ میلاد رسولؐ

سب کہیں یا رب! میری اولاد در اولاد کا

کیا مبارک مشغلہ ہے جشنِ میلاد رسولؐ

نزع، مرقد، حشر کا غم بیکسؔ نوری نہ کر

بس وسیلہ مشغلہ ہے جشنِ میلادِ رسولؐ

شبِ اسریٰ

شبِ معراج وہ ذیشان ہے سبحان اللہ
لو بلاتا تمہیں رحمان ہے سبحان اللہ
اور نبیوں میں کسی کو بھی یہ رتبہ نہ ملا
تو ہی وہ صاحبِ ذیشان ہے سبحان اللہ
رہ گئے چرخِ چہارم پہ ہی حضرت عیسیٰ
تو بنا عرش پہ مہمان ہے سبحان اللہ
جاؤ جبریلِ امیں لیکے براقِ غمگیں
عشقِ احمد میں پریشان ہے سبحان اللہ
وہ ہے گریاں کہ وہ تندرست براقوں میں نہیں
کمتری پردہ پشیمان ہے سبحان اللہ

خوابِ راحت میں تھے سرکار جب آئے جبریل
با ادب اور پریشان ہے سبحان اللہ

حکم آیا کہ ملو اپنی جبیں قدموں سے
جاگ اٹھے گا، شہِ ذیشان ہے سبحان اللہ

جاگ اٹھے آپ تو جبریل نے یہ عرض کیا
داعی خود آپ کا سبحان ہے سبحان اللہ

در اقدس پہ ہے برّاق سواری کے لئے
منتظر عرش پہ رحمان ہے سبحان اللہ

غسل آقا نے کیا، حلّہ کیا زیبِ بدن
بنا دولہا شہِ ذیشان ہے سبحان اللہ

لیکے جھرمٹ میں کیا شہ کو فرشتوں نے سوار
شکر ہے پشت پہ ذیشان ہے سبحان اللہ

سارے نبیوں کے ہوئے بیتِ مقدس میں امام
واہ کیا رتبہ ہے کیا شان ہے سبحان اللہ

آیا سدرہ تو رُ کے حضرت جبریل امینؑ
آگے بڑھنا ہی تری شان ہے سبحان اللہ

حکم رف رف کو ہوا جاؤ محمد کے قریب

لے کے آؤ شہِ ذیشان ہے سبحان اللہ

رُکا رفرف تو صدا آگئی اُدنُ مِنّی

آؤ آؤ شہِ ذیشان ہے سبحان اللہ

جسکی مدّت سے تمنا تھی تجھے عرشِ عظیم

جوتے پہنے وہی ذیشان ہے سبحان اللہ

ملے محبوب و محبّ ان میں جو باتیں بھی ہوئیں

ان سبھی پر میرا ایماں ہے سبحان اللہ

شب معراج کا تحفہ ہے منافق یہ نماز

شکر کر اس کا جو ذیشان ہے سبحان اللہ

گرم بستر بھی رہا ہلتی رہی تھی زنجیر

آمد و رفت کی کیا شان ہے سبحان اللہ

جب سنی حضرت بوبکر نے معراج کی بات

کہا صَدّقتَ یہی شان ہے سبحان اللہ

اسی دن سے انہیں صدیق کا القاب ملا

کیا لقب ان کا ہے کیا شان ہے سبحان اللہ

اپنی بیکس کو بھی معراج کے صدقہ میں نجات

تو ہی بس شافع عصیاں ہے سبحان اللہ

مناقب اہلِ بیتِ اطہار

نقش ہے ابتک دلوں پر داستانِ اہلِ بیت
دل پھٹا جاتا ہے سن سن کر بیانِ اہلِ بیت

لاڈلے پیارے نبی کے مرتضٰی کے نورِ عین
فاطمہ کے لختِ دل ہیں دلربانِ اہلِ بیت

ہائے کیا اندھیر ہے جن کو جھلائیں جبرائیلؑ
گرم ریتی پہ تپیں وہ گل رُخانِ اہلِ بیت

سیکڑوں خط بھیج کر تم نے بلایا اشقیا کو
کیسی مہمانی ہے یہ اے میزبانِ اہلِ بیت

آب و ناں سے دشمنِ جاں کی تواضع جو کرے
تین دن پیاسا رہے وہ خاندانِ اہلِ بیت

کیا بگاڑا تھا تمہارا اہلِ بیتِ پاک نے
بند جو پانی کیا اے دشمنانِ اہلِ بیت

ان کے قدموں پر وہیں آجاتے کوثر، سلسبیل
تھے مشیت پر وہ شاکر ضوفشانِ اہلِ بیت

آیتِ تطہیر جن کی شان میں نازل ہوئی
ہیں وہی اے ظالمو! یہ دلبرانِ اہلِ بیت

تم میں قاری و نمازی، حافظِ قرآں بھی ہیں
پر نہ سمجھا تم نے قرآں دشمنانِ اہلِ بیت
جانور بے دانہ پانی کے ذبح کرتے نہیں
بھوکا پیاسا تم نے کاٹا خاندانِ اہلِ بیت
گھر لٹا کر سر کٹا کر، گلشنِ اسلام کو
اپنے خوں سے سینچتے ہیں نوجوانِ اہلِ بیت
حق کی خاطر سر کٹایا حضرتِ شبیر نے
بیعت فاسق کی نہ کی اے دشمنانِ اہلِ بیت
کی تیمّم سے ادا تیغوں کے سایہ میں نماز
اللہ اللہ کیا نرالا تھا جہانِ اہلِ بیت
گود میں لے کر علی اصغر کو یہ بولے حسین
اس کو اک قطرہ ہی دیدو دشمنانِ اہلِ بیت
پانی کیا دیتے لگایا تیر اس معصوم کے
کیسا تم نے ظلم ڈھایا دشمنانِ اہلِ بیت
اے شمر ملعون ہے یہ بوسہِ گاہِ مصطفٰے
علم کا گنجینہ ہیں اور پاسبانِ اہلِ بیت
سر رکھا شبیر نے جب سجدۂ معبود میں
کردیا تن سے جدا اے دشمنانِ اہلِ بیت
بیعت فاسق کی نہ کرنا جان دیدینا مگر
یہ سبق دیکر گئے ہیں راز دانِ اہلِ بیت

یا الٰہی گرمئ محشر سے بچنے کے لئے
کر عطا بیکسؔ کو سایہ خاندانِ اہلِ بیت

اتمامِ حُجّت

اپنے وعدے کو وفا کرنے وفادار چلے
جانِ زہرا و دل حیدر کرّار چلے
دوستوں نے کہا مت جاؤ ہیں کوفی بد عہد
پاس تھا عہد کا یوں صاحب کردار چلے
جس گھڑی گھر سے چلے صغریٰ نے رو رو کے کہا
چھوڑ کر کس لئے تنہا مجھے خونبار چلے
ساتھ لے لو مجھ تنہا میں رہوں گی کیسے
رنج اور ہوگا فزوں چھوڑ کے بیمار چلے
تم ہو بیمار، بلالوں گا شفا ہونے پر
دے کے بیٹی کو تسلّی شہِ ابرار چلے
قافلہ چل دیا، روتی رہیں صغریٰ بی بی
اور اِدھر شاہِ شہیداں بھی لہو بار چلے
چشم تر نانا کے روضہ پہ یہ آکر کی عرض
دیں اجازت اسے یہ قافلہ سالار چلے
پیاس اور شدتِ جنگ سے نہ اکھڑ جائیں قدم
کیجئے صبر کی تلقیں یہ دل افگار چلے
آئے پھر مرقد زہرا پہ بچشم گریاں
بولے اماّں یہ شہادت کے طلبگار چلے
قبر پر آکے حسن کی کہا میرے بھائی
ہم کو رخصت ہو عطا طالب دیدار چلے

آئی آواز نہ گھبرا میرے پیارے بھائی
ساتھ میں زہرا علی، سید ابرار چلے
آئے کعبہ میں پیمبر کے نواسے پیارے
حج ادا کر کے مئے حق سے وہ سرشار چلے
اہلِ کعبہ نے کہا روکے حسین ابنِ علی
دعوتِ کوفہ ہے وہ مکر کہ تلوار چلے
داخلِ کرب و بلا قافلہ جب ان کا ہوا
دشمنِ دین کے بھی لشکرِ خونخوار چلے
گھیر کر ان کو وہاں، بند کیا ان پر آب
قتل کرنے کے لئے ان کو جفاکار چلے
دشمنوں کو بھی جو دیتے تھے سدا آب و نان
حیف پیاسا انہیں رکھنے پہ سیہ کار چلے
کس میں طاقت تھی کہ بند کر سکے ان پر پانی
تھی رضا حق کی کہ جس پر یہ رضا کار چلے
سلسبیل اور یہ سب کوثر و تسنیم ان کے
تشنہ لب مرضیٔ حق کے وہ طلب گار چلے
دشمن دین کی تعداد تھی بائیس ہزار
یہ بہتر تھے لئے تیغِ شرربار چلے
حجتیں پوری کریں تاکہ وہ کل کہہ نہ سکیں
عرصۂ جنگ کو وہ دین کے سردار چلے
بیعت اک فاسق و فاجر کی نہ کرنا ہرگز
دیکے یہ درس ہمیں سیّد ابرار چلے
نخل اسلام کو پھر اپنے لہو سے سینچا
ڈوب کر خون کے دریا میں وہ سرشار چلے

سلام بحضور سیّد الشہداء علیہ السلام

اے شہیدِ باوفا تم پر سلام صد سلام
اے شبیہہ مصطفےٰ تم پر سلام صد سلام

اے نبی کے لاڈلے مشکل کشا کے دل کے چین
نورعینِ فاطمہ تم پر سلام صد سلام

حضرت زینب کی گودی میں ہوئے پل کر جواں
بھائی حُسنِ مجتبےٰ تم پر سلام صد سلام

آپ کو جھولا جھلانے آئیں جبریل امیں
ظلم ڈھائیں اشقیا تم پر سلام صد سلام

سیکڑوں خط بھیج کر تم کو بلایا اے شہا
کی لعینوں نے دغا تم پر سلام صد سلام

ان کی کیا طاقت تھی پانی بند کرتے آپ پر
امتحانِ صبر تھا تم پر سلام صد سلام

آپ کے ہاتھوں میں تھے تسنیم و کوثر سلسبیل
تین دن پیاسا رکھا تم پر سلام صد سلام

راہِ حق میں سر کٹایا، گھر لٹایا آپ نے
اس پہ شکرِ حق کیا تم پر سلام صد سلام

آخری حجّت کو آئے تم امام المسلمیں
دشمنوں نے کیا کیا تم پر سلام صد سلام

آب کے بدلے لگایا تیر اُس معصوم کے
صبر اس پر بھی کیا تم پر سلام صد سلام

اے شمر ملعون ہے یہ بوسہ گاہِ مصطفےٰ
جن کو کہتا ہے خدا تم پر سلام صد سلام

اے شہیدِ کربلا تم نے ادا کی ہے نماز
سجدہ میں سر کو دیا تم پر سلام صد سلام

سر جدا ہوتے ہی بس اک حشر برپا ہو گیا
جوش زن تھا کبریا تم پر سلام صد سلام

کیا عجب میداں تھا جس میں تھے شفیع المذنبین
ننگے سر اور ننگے پا تم پر سلام صد سلام

ہاتھ میں شیشہ تھا ان کے خون تھا اس میں بھرا
خون شہیدوں ہی کا تھا تم پر سلام صد سلام

میرا سب گھر بار آل اولاد قرباں آپ پر
پھر بھی حق ہو کیا ادا تم پر سلام صد سلام

ہو سلام اس بیکس نوری کا اے آقا قبول
سر پہ سایہ آپ کا تم پر سلام صد سلام

منا قت حضرت غوثِ اعظم صمدانی رحمتہ اللہ علیہ

رحمتِ ربِّ العلیٰ ہے ساتھ میں رحمتِ خیر الوریٰ ہے ساتھ میں
سر پہ ہے سایہ شہیدِ ناز کا پنجتن کا پاک سایہ ساتھ میں

مردِ حق کو کیا ستائے کا کوئی
دامن غوثِ الوریٰ ہے ہاتھ میں

اے نورِ نبی اے غوث پیا اے غوثِ آعظم صمدانی
تاریک دلوں کی آپ ضیا اے غوثِ اعظم صمدانی
اُس گلشن کے ہو گل اعلیٰ اور سب ولیوں سے ہو بالا
جس نے مہ کو دوپارہ کیا اے غوثِ اعظم صمدانی
خیبرا فگن کے لعل ہو تم محبوب خدا کی آل ہو تم
جس نے کہ حرم کو پاک کیا اے غوثِ اعظم صمدانی
تم حُسنِ حسیں کے ہو جانی زہرا کے گلِ تر لاثانی
ہو پنجتن کے پاک دیا اے غوثِ اعظم صمدانی

ٹھوکر سے جلایا مردوں کو نابینا کو بینائی دی
کسے غوثِ کسے ابدال کیا اے غوثِ اعظم صمدانی

مجھے اپنے در پر بلوالو اور قسمت میری چمکادو
مادر کے سخن کو یاد رکھا اے غوثِ آعظم صمدانی

رستے میں ملے تھے جب رہزن سچائی کا بھولے نہ وچن
ہو نظرِ کرم مجھ پر بھئی شہا اے غوثِ آعظم صمدانی

سچائی کا تیری دیکھ چلن قدموں پہ گرے آکر رہزن
کشتی کو میری پار لگا اے غوثِ آعظم صمدانی

میری کشتی منجھدھار پڑی، اے شاہِ ولی اولاد علی
ہے تیرے سوا اب کون مرا اے غوثِ آعظم صمدانی

کر نظرِ کرم شاہِ جیلاں تری بیکس ہے بیحد حیراں
اب کردو کرم اے غوث پیا اے غوثِ اعظم صمدانی

کر آل پہ میری اتنا کرم دنیا میں رہیں ثابت ہی قدم
ہو حشر بھی تیرے ساتھ انکا اے غوثِ آعظم صمدانی

اے نورِ نبی سے نورانی یا عبد القادر جیلانی
یا غوثِ اعظم صمدانی یا عبدالقادر جیلانی

ہاں شیر خدا کی آل ہو تم اور فاطمہ بی کے لعل ہو تم
کیا رتبہ ملا ہے نورانی یا عبدالقادر جیلانی

حسنین کے دلکش گلشن کے تم ہی تو ہو وہ گل لا ثانی
سجّاد کے ہو دلبر جانی یا عبدالقادر جیلانی

تعریف میں ان کی کیسے کروں قرآں بھی ثنا خواہاں ہے جنکا
ہر فعل ہے تیرا قرآنی یا عبدالقادر جیلانی

ہے مدرسہ غوثِ جیلانی اور مسجد صابری نوارانی
اور آپ کا خادم ہے بانی یا عبدالقادر جیلانی

ہیں جتنے مدرسے میں خادم پڑھ لکھ کے بنیں سارے عالم
پھیلائیں یہ دینِ نورانی یا عبدالقادر جیلانی

ہو آل پہ میری تیرا کرم، تری یاد سے ہو شاد و خرّم
رہے سر پر دستِ نورانی یا عبدالقادر جیلانی

یہ بیکس نوری خالی ہے اور تیرے کرم کی سوالی ہے
دل اسکا بنا دو نورانی یا عبدالقادر جیلانی

کرم کردو مجھ پر کرم غوث الاعظم
مٹے دین و دنیا کا غم غوث الاعظم

بلا لو ہمیں اپنے در پر بلالو
رہیں چومتے ہم قدم غوث الاعظم

عقیدت ہی تم سے مری راہبر ہے
یہ نعمت نہیں کوئی کم غوث الاعظم

مصیبت میں یا غوث جس نے پکارا
ہوئی مشکل آساں اہم غوث الاعظم

ندھیرے دلوں نے ضیاء تم سے پائی
گئے ہیں جہاں بھی قدم غوث الاعظم

ارادہ تھا چوری کا گھر میں تمہارے
کیا اس پہ کیسا کرم غوث الاعظم

دیا عہدہ ابدال کا اس کو تم نے
کیا اس پہ کتنا کرم غوث الاعظم

غلامی میں دی میں سب آل اپنی
قیامت میں رکھنا بھرم غوث الاعظم

بری یا بھلی جیسی ہوں لاج رکھنا
نہو حشر میں مجھ کو غم غوث الاعظم

ترے سلسلہ کی کڑی مفتی اعظم
یہ نسبت نہیں کوئی کم غوث الاعظم

دمِ نزع اتنا کرم کیجئے گا
ہوں بالیں پہ بیکس کی تم غوث الاعظم

۴

دو جگ میں ہوئے جلوہ گر غوث الاعظم
ادھر غوث الاعظم اُدھر غوث الاعظم

شجر تو حقیقت میں محبوبِ ربّ ہیں
علی شاخ ہیں اور ثمر غوث الاعظم

حسن کے پیارے ہیں زہرا کے تارے
شہیدِ وفا کے قمر غوث الاعظم

ہو ولیوں کے شاہا غلاموں کے مولا
زمانے کے تم راہبر غوث الاعظم

ترے در سے خالی نہیں کوئی جاتا
ہو کیسا بھی حالِ دِگر غوث الاعظم

جو آیا تھا چوری کی نیّت سے گھر میں
پڑی اس پہ تیری نظر غوث الاعظم

اُسے دُزدِ تیرہ سے ابدال کرکے
کیا اسکو ندر خضر غوث الاعظم

کیا رہزنوں کو صداقت سے تائب
دلی بن کے لوٹے وہ گھر غوث الاعظم

تری شان کیا مجھ سے آقا بیاں ہو
گنہگار ہوں بے ہنر، غوث الاعظم

خدا تیرا واصف قرآں تیرا واصف
ثنا خواں ہیں خیرالبشر غوث الاعظم

تمہاری عطا سے ملے مفتی اعظم
کروں کس زباں سے میں شکر غوث الاعظم

پس مرگ مٹی نہ برباد جائے
تری خاک پا میرا گھر غوث الاعظم

لحد سے قیامت میں کہتی اٹھوں میں
اُدھر لے چلو ہیں جدھر غوث الاعظم

مدرسہ یہ مسجد ہے رحمت خدا کی
ہے صابر پیا کی مہر غوث الاعظم

ہو بانی مدرسہ پہ رحمت خدا کی
نبی کا کرم اور نظر غوث الاعظم

پڑھیں اور پڑھائیں مدرسے کے اندر
بنیں دینِ حق کے قمر، غوث الاعظم

تمنا ہے بیکسؔ چلیں اس ڈگر پر
بنی کی ڈگر اور ڈگر غوث الاعظم

ترا دربار لاثانی، محی الدین جیلانی
ملی سلطان کی سلطانی محی الدین جیلانی

بنی کا نور ہے تو اور علی کا ہے جگر پارہ
ہے زہرابی کا دل جانی محی الدین جیلانی

حسن کا اور حسین مجتبٰے کا لاڈلا ہے تو
ہے تیری شکل نورانی محی الدین جیلانی

میں کیا تعریف تیری لکھ سکوں گی اے مرے آقا
تیری سیرت ہے قرآنی محی الدین جیلانی

مدرسہ بھی ہے تیرے نام سے موسوم اے آقا
ملے اس کو فراونی محی الدین جیلانی

جو طالب علم ہیں اس میں پھلیں پھولیں مرے مولا
کریں اس کی نگہبانی محی الدین جیلانی

جو دیتے ہیں انہیں تعلیمِ حق، ان کو میرے آقا
نہو کوئی پریشانی محی الدین جیلانی

خدائے پاک دو جگ میں اسے عزت عطا کرنا
مدرسے کا ہے جو بانی محی الدین جیلانی

مری سب آل کو تو اپنے دامن میں چھپالینا
نہو محشر میں حیرانی محی الدین جیلانی

یہ بیکسؔ بھی ہے تیری نام لیوا غوثِ صمدانی
نظر ہو اس پہ لاثانی محی الدین جیلانی

Scanned with CamScanner

سلام بدرگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

اے شہ ہندوستاں تم پر سلام صد سلام

تم پہ قرباں میری جاں تم پر سلام صد سلا م

تم عطائے مصطفٰے ہو اے شہہِ ہند الولی

دینِ حق کے پاسباں تم پر سلام صد سلام

جس کے انگشتِ مبارک نے کیا مہہ کو دونیم

ہو اسی کی جانِ جاں تم پر سلام صد سلام

درّۂ خیبر اکھاڑا جسکے دستِ پاک نے

ہو اسی حیدر کی جاں تم پر سلام صد سلام

گلشنِ خاتونِ جنّت کی مہکتی ہو کلی

ہو حسن کے بوستاں تم پر سلام صد سلام

حضرتِ شبیر و زین العا بدیں کے لاڈلے

ان کا خوں تم میں رواں تم پر سلام صد سلام

غوث الاعظمؒ کے شجر کیا آپ ہیں اعلیٰ ثمر

ربّ ہے تم پر مہرباں تم پر سلام صد سلام

صابرؒ و قطبؒ و فرید الدین کے ہوں دل کے چین

خواجۂ کل خواجگاں تم پر سلام صد سلام

آپ قطب الدینؒ کے ہیں پیر و مرشد یا معین

اُن پہ یہ ظلِّ اماں تم پر سلام صد سلام

پیر و مرشد کی عطا سے مرتبہ پایا شہا

ان کا احساں ہے عیاں تم پر سلام صد سلام

دیکھ لے قرآں کی آیت اے منافق دیکھ لے

ہونہ اِن سے بدگماں تم پر سلام صد سلام

دیکھ لے خواجہ معین الدین کی نظر کرم

بخشی عمرِ جاوداں تم پر سلام صد سلام

ہو مری اولاد اہل اللہ کی ہر دم غلام

ہو نہ اُن سے بدگماں تم پر سلام صد سلام

اپنی بیکسؔ پر بھی اے خواجہ کرو نظرِ کرم

اے معینِ بیکساں تم پر سلام صد سلام

اے شہہِ ہندوستاں تم پر سلام صد سلام

تم پہ قربان میری جاں تم پر سلام صد سلام

آیۂ تطہیر جن کی شان میں نازل ہوئی

ہو انہیں کی جانِ جاں تم پرسلام صد سلام

ہاں درخیبر اکھاڑا جن کے دستِ پاک نے

تم انہیں کے ہونشاں تم پرسلام صد سلام

فاطمہ کے لاڈلے ہو اور حسن کے نور عین

ہو حسینی گل رخاں تم پرسلام صد سلام

تم عطائے مصطفےٰ ہو اے شہِ ہندالولی

رونق ہندوستاں تم پرسلام صد سلام

پیر و مرشد آپ کے عثمان ہارونی پیا

فیض ہے ان کارواں تم پر سلام صد سلام

آپ کی مدحت لکھوں ایسی کہاں میری مجال

خود ہے قرآں مدح خواں تم پر سلام صد سلام

منکرِ شانِ ولی پیالے میں ساگر دیکھ لے

چشت کی روح رواں تم پر سلام صد سلام

صاحبِ ایماں ہوا جے پال یہ سب دیکھ کر

بخشی عمر جاوداں تم پر سلام صد سلام

ہے سہارنپور میں بھی اک کڑی اجمیر کی

وہ ہیں ہاروں چشتیاں تم پر سلام صد سلام

ہے سہارنپور ملکیت ولیوں کی تمام

بدگماں ہیں کیوں یہاں تم پر سلام صد سلام

ہو مری اولاد در اولاد پر نظرِ کرم

تاجدار چشتیاں تم پر سلام صد سلام

یہ سلام اس بیکس نوری کا کر لیجئے قبول

ہو نوازِ بیکساں تم پر سلام صد سلام

قطعہ تاریخِ طباعت "نوائے بیکس"

از: سیّد مرغوب امین کاظمی (ایم۔اے۔امروہوی)

"فکر وفن کا سحر ہے، شہکار نوائے بیکس"

۱۴۲۵ھ
طرز دلکش ہے، زباں صاف اثر کی حامل
یہ فصاحت و بلاغت میں ہے آپ اپنی نظیر

خوبیاں اس میں فنِ شعر کی کل ہیں شامل
دُرِّ معنی سے مرصّع و مجلّٰی ہے کلام

کیوں نہو اس کے مطالعہ پہ طبیعت مائل
اہلِ ایماں کو جتاتا ہے یہ مجموعۂ خوب

ہے فقط عشقِ محمدؐ ہی تمہاری منزل
اس کا ہر شعر مئے حُبِّ نبی کا ایک جام

جس کی تاثیر سے ظاہر ہوئے حق ...
اولیاء ہی کی محبّت سے ہے عرفانِ رسول

اور پھر حُبِّ محمدؐ سے ہے ایماں کامل
عشقِ احمد کی سند پاگئیں بیکس کاظم
اپنی بخشش کا یہ سامان انہیں ہے حاصل